خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 17-اپریل 1999ء - 29 ذی الحجہ 1419 ہجری - 17- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 85

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر کی تعلیم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے- اور ان کے آخری وقت کی تکلیف کو دیکھ کر رو پڑے- پھر فرمایا اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا- ہاں واویلا کرنے اور بے صبری کی باتیں کرنے کی وجہ سے عذاب دے گا- سوائے اس کے کہ رحم فرمادے- (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب البکاء عندالمریض)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دُکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں اور انسان بہت سے سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے لیکن جاننا چاہئے کہ خدا کی پاک کتاب کے رُو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ ایک حالت ہے جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا چیختا سر پیٹتا ہے آخر بہت سا بخار نکل کر جوش تھم جاتا ہے اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں ان کو خلق سے کچھ تعلق نہیں- بلکہ اس کے متعلق خلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے اور اس چیز کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے اور یہ کہے کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں-

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10- ص 361)

خاندان حضرت مسیح موعود کے پہلے شہید کو سپرد خاک کر دیا گیا

امیر مقامی و ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور دعا کرائی

ربوہ 15- اپریل 1999ء- خاندان حضرت مسیح موعود کے پہلے شہید محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کو آج یہاں عام قبرستان کے قطعہ شہداء میں شام ساڑھے چھ بجے سپرد خاک کر دیا گیا- بیت المبارک میں نماز عصر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور بیت مبارک اپنی تمام وسعتوں کے باوجود چھوٹی پڑ گئی- مسقف حصہ کے علاوہ صحن میں بھی نمازی موجود تھے اور آخری دیوار تک صفیں چلی گئی تھیں-

ربوہ کے محلہ جات میں اطلاع کرادی گئی تھی کہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی نماز جنازہ پانچ بجے بعد عصر ادا کی جائے گی- اہل ربوہ وقت مقررہ پر کثیر تعداد میں پہنچنا شروع ہو گئے- بیت مبارک کے سامنے والی دونوں سڑکیں آنے والوں سے بھر گئی تھیں- سامنے کے پلاٹوں میں سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں کے لئے سٹینڈ بنایا گیا تھا- یہ پلاٹ سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں سے بھر گئے- دونوں سڑکوں پر کاروں کی طویل قطاریں پارک کی گئی تھیں- بیت مبارک میں عصر کی نماز ٹھیک پانچ بجے کھڑی ہو گئی نماز عصر بھی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے ہی پڑھائی اور جنازہ بھی پڑھایا- بعد ازاں دو قطاروں میں احباب نے شہید مرحوم کا آخری دیدار کیا- پونے گھنٹے کے لگ بھگ آخری دیدار جاری رہا- اس کے بعد جنازہ کندھوں پر اٹھایا گیا جس کے ساتھ لمبے بانس باندھے گئے تھے- جنازہ کے گرد خدام الاحمدیہ کے رضاکاروں نے ہاتھوں میں ہاتھ دیکر ایک دائرہ بنا رکھا تھا- بیت مبارک سے جنازہ چھ بجے کے قریب روانہ ہوا اور کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں سے گذرتا ہوا ہسپتال کے سامنے پہنچ کر اڈے کی طرف مڑا اور سرگودھا فیصل آباد روڈ پر جا کر عام قبرستان کی طرف مڑ گیا- عام قبرستان میں پہنچ کر قطعہ شہداء کی چاردیواری میں تدفین عمل میں آئی ساڑھے چھ بجے کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی- اور ہزاروں اہل ربوہ بوجھل اور سوگوار قدموں کے ساتھ واپس ہوئے-

صبر کے مناظر

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب

باقی صفحہ 7 پر

مرزا غلام قادر صاحب کے واقعہ شہادت کی تفصیل

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کے واقعہ شہادت کی تفاصیل قومی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں- روزنامہ صحافت لاہور کی خبر درج ذیل ہے-

چنیوٹ (تحصیل رپورٹر) دریائے چناب پر چار دہشت گردوں نے جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد اور سابق ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن پاکستان ایم ایم احمد کے بھتیجے مرزا غلام قادر کو اپنے فارم احمد نگر سے اغواء کرنے کے بعد گولی مار کر قتل کر دیا اس واردات میں ایک بس مسافر سردار بخش بھی ہلاک ہو گیا چاروں ملزم واردات کے بعد سفید رنگ کی کار میں امین پور بنگلہ کی طرف فرار ہو گئے- تاہم پولیس نے ان کا تعاقب شروع کر دیا جس پر چاروں ملزم گورنمنٹ ہائی سکول چک 237 ج- ب لنگرانہ میں گھس گئے اور انہوں نے طالب علم بچوں کو یرغمال بنالیا- بعد ازاں ایس ایس پی جھنگ اسلم ترین کی قیادت میں پولیس پارٹی نے گھیراؤ کیا تو وہ بھاگ کر گاؤں کی مسجد میں داخل ہو گئے اور انہوں نے مسجد کو مورچہ بنا کر فائرنگ شروع کر دی- دہشت گردوں نے ہینڈ گرنیڈ بھی پھینکے پولیس نے ملزموں کے راکٹ لانچر سے بچنے کے لئے بکتر بند گاڑیاں استعمال کیں اور چاروں دہشت گردوں کو زبردست مقابلہ کے بعد ہلاک کر دیا اطلاع ملتے ہی آئی جی پنجاب جہاں زیب برکی، ڈی آئی جی فیصل آباد طارق مسعود کھوسہ اور ایس ایس پی جھنگ اسلم ترین چنیوٹ پہنچ گئے اور سید جماعت علی شاہ ڈی ایس پی چنیوٹ کے دفتر میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ چاروں دہشت گردوں کا تعلق ایک مذہبی جماعت سے ہے اور ان کی گرفتاری پر حکومت نے لاکھوں روپے انعام مقرر کر رکھا تھا- شناخت پر معلوم ہوا کہ ان میں سے تنویر خان عرف تنی، ججی، اکرم فوجی وغیرہ شامل ہیں- انہوں نے حکومت کے ایوانوں میں لرزہ طاری کر رکھا تھا- جنہیں جھنگ اور چنیوٹ پولیس کے جوانوں اور ایلیٹ فورس نے مل کر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا ہے- انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی ہدایت پر ملک میں دہشت گردی اور تخریب کاری کو ختم کرنے کے لئے ہم بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہم کوئی اثر قبول نہیں کریں گے-

(روزنامہ صحافت لاہور 15- اپریل 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2-50 روپے

عرفان حدیث نمبر 17

امانت داری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 154)

جس کو امانت کی ادائیگی کا احساس نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔ اور جس میں ایفائے عہد کا خلق نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

امانت کا مضمون وہ مضمون ہے جس کی خاطر زمین و آسمان کو پیدا کیا گیا یعنی امانت خدا کے اس بندے کے سپرد کرنے کی خاطر جسے اللہ تعالیٰ نے آخری طور پر چنا تھا یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو، لیکن یہ مضمون بہت ہی وسیع ہے اور اس پر میں پہلے بھی کئی دفعہ بات کر چکا ہوں۔ آج کے خطبے کے لئے میں نے اس مضمون کا صرف ایک حصہ چنا ہے اور اس حصے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ امانت کے تعلق میں ابھی جماعت کو بہت کچھ سمجھانے اور بار بار یاد دہانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ بار بار ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ امانت کے معاملے میں یا پیچھے ہٹ جاتے ہیں یا امانت کی باریکیوں کو سمجھتے نہیں اور نفس ان کو اس معاملے میں دھوکہ دے دیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق (-) مجھے بھی ان امور کی بار بار نصیحت کرنی پڑتی ہے۔

اس مضمون کو میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث سے سجایا ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کے باریک ترین پہلوؤں پر بھی مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔ پہلی حدیث جو میں نے اس مضمون کے لئے چنی ہے وہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا' یا خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ یہ فرمایا (-) یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

تو یہ معاملہ جو امانت کا معاملہ ہے بہت گہری اہمیت رکھتا ہے۔ ان دو لفظوں میں اس سے بہتر امانت کی اہمیت نہیں سمجھائی جا سکتی تھی کہ امانت کے نتیجے میں ہی انسان عہد پورا کیا کرتا ہے اور عہد پورا کرنے والا ہو تو وہ ضرور امین ہو گا۔ یہ دو باتیں لازم و ملزوم ہیں اور دین کا خلاصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امانت کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمایا کیونکہ یہ دونوں باتیں آپؐ میں بدرجہ اتم موجود تھیں امانت کا سب سے زیادہ حق ادا کرنے والے اور اپنے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے۔ پس یہ دو باتیں اگر جماعت میں رائج ہو جائیں تو جو زندگی کا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے گا اور اگر یہ باتیں رائج نہ ہوں تو زندگی بے کار ہے' اس کا کوئی مقصد نہیں رہتا۔

یہ جو بنیادی نکتہ ہے اس کی تفصیل میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی نصیحتیں کی ہیں تاکہ بات کو مختلف پہلوؤں سے کھولا جائے۔ چنانچہ مسند احمد بن حنبل ہی سے ایک اور حدیث لی گئی ہے جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر اور صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے (-) کسی شخص کے دل میں نہ امانت اور خیانت اکٹھی ہو سکتی ہیں' نہ جھوٹ اور سچائی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ جھوٹ اور سچائی اکٹھے نہیں ہو سکتے کا مطلب کیا ہے۔ یہ تو ظاہر بات ہے کہ ایک شخص جو سچ بول رہا ہے تو سچ ہی بول رہا ہے اس وقت اس کے دل میں جھوٹ نہیں ہو سکتا اور ایک شخص جو جھوٹ بول رہا ہے جب وہ جھوٹ بول رہا ہے تو جھوٹ ہی بول رہا ہے تو آنحضورؐ کا یہ فرمانا کہ ایک شخص کے دل میں جھوٹ اور سچ اکٹھے نہیں ہو سکتے اس کا کچھ اور ہی مطلب ہے اور کوئی بہت گہرا مطلب ہے۔ گہرا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جو سچا ہو اس کے دل میں کبھی بھی جھوٹ نہیں رہتا اور وہ شخص جو امانت دار ہو وہ کبھی بھی خائن نہیں ہوتا۔ اس لئے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ ہم جھوٹ بھی بولتے ہیں اور سچ بھی بولتے ہیں۔ جب سچ بول رہے ہوں تو سچے ہوتے ہیں اور جب جھوٹ بول رہے ہوں تو جھوٹے ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو گہرائی سے یوں بیان فرمایا کہ جو سچ بولنے والا ہے اس کے دل میں جھوٹ جھانک بھی نہیں سکتا' ناممکن ہے کہ اس کے دل میں جھوٹ اور سچ اس طرح ہوں کہ گویا ایک ہی گھر میں دونوں سمائے ہوئے ہوں اور یہی امانت دار کا حال ہے۔ تو اس پہلو سے اپنے آپ کو پرکھ کر دیکھیں کہ کیا آپ ہمیشہ سچ ہی بولتے ہیں اور کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتے سوائے اس کے کہ غیر ارادی طور پر بولا جائے' وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی نصائح ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ غیر ارادی طور پر اگر جھوٹ بولا جائے تو وہ ایک سرسری سی چیز ہے جسے اللہ نظر انداز فرما دیتا ہے۔ مثلاً باتوں باتوں میں زیب داستاں کے لئے بعض لوگ ایک چیز کو بڑھاتے رہتے ہیں۔ اگر عادتاً جھوٹ نہ بولا جائے اور عادتاً بات کو نہ بڑھایا جائے تو کبھی کبھار اتفاق سے ایسا ہو جانا یہ خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ میں نہیں لکھا جاتا۔ (باقی)

روزنامہ الفضل- ربوہ۔ یکم نومبر 1998ء

آئینۂ یقین

جذبۂ دل خود بہ شکلِ مدعا بھی آئے گا
غم نہ کر اک دن پیامِ جانفزا بھی آئے گا

مشکلوں کا ذکر کیا ہمت سے بڑھ کر کام لے
مشکلیں جب آئیں گی مشکلکشا بھی آئے گا

جب ترے دامن میں ہوگی دولتِ عرفان و ذوق
تیرے ہونٹوں پر کلامِ دل ربا بھی آئے گا

گنجِ گلہائے یقیں سے خوشہ چینی کے لئے
آشنا بھی آئے گا۔ ناآشنا بھی آئے گا

برگِ گل پر رقص کرنے کو صبا بھی آئے گی
تھامنے کو دامنِ موجِ ہوا بھی آئے گا

کشتیٔ دینِ محمدؐ کو ڈبو سکتا ہے کون
اِسکو طوفاں سے بچانے خود خدا بھی آئے گا

عبدالسلام اختر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم آخر

عبدالسمیع خان

پھر اسے سایۂ دیوار نے اٹھنے نہ دیا
آ کے اک بار جو بیٹھا تیری دیوار کے پاس

ایران کا روحانی تاجدار - حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی ہونے کے باوجود اہل بیت میں شامل فرمایا

کمالِ علم

اس سرچشمۂ علم و عرفان کی صحبت نے حضرت سلمان کو بھی علم و حکمت سے وافر حصہ عطا کیا۔ اور حضورؐ نے خود فرمایا۔

لقد اُشبع سلمان علماً۔ سلمان علم و حکمت سے لبریز ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 85)

حضرت علیؓ نے فرمایا سلمان علم و حکمت میں لقمان حکیم کے برابر ہیں۔

(استیعاب جلد 2 ص 572)

حضرت سلمان صحف سابقہ سے بھی گہری واقفیت رکھتے تھے اور قرآن مجید کو براہ راست زبان نبوت سے سیکھا تھا۔ اس لئے صحابہ میں آپ بہت معروف عالم تھے۔

زبانوں میں مہارت

حضرت سلمانؓ کی خدمات میں ان کی مختلف زبانوں میں مہارت کا بھی دخل ہے۔ وہ متعدد آریائی اور سامی زبانیں بول سکتے تھے فارسی ان کی مادری زبان تھی۔ جس پر وہ بہت دسترس رکھتے تھے۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 228)

قبول اسلام کے بعد شام میں سریانی سیکھی۔ اور عرب میں آکر عربی میں کمال حاصل کیا۔ علمائے ادب کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ حضرت سلمانؓ نے کبھی گرائمر کی غلطی نہیں کی۔ آپ عبرانی سے بھی بخوبی واقف تھے۔

(سیرت سلمان ص 170)

حضور ﷺ کی زندگی میں آپ کو کئی بار حضور کا ترجمان بننے کا موقع ملا۔ شاہ ایران کے حکم پر یمن کے گورنر نے حضورؐ کی گرفتاری کے لئے جو دو سپاہی بھیجے تھے ان سے حضورؐ کی تمام گفتگو حضرت سلمانؓ کی وساطت سے ہوئی۔

(سیرت سلمانؓ ص 87)

انہوں نے چند نو مسلم ایرانیوں کی خواہش پر سورۃ فاتحہ کا فارسی ترجمہ بھی انہیں لکھ کر بھیجا تھا۔

(المبسوط للرخسی جلد اول ص 37 باب افتتاح الصلوٰۃ)

محبت الٰہی

آپ ان لوگوں میں سے تھے جو دنیا کی نظر میں پراگندہ حال اور بے حیثیت ہوتے ہیں۔ مگر ان کے دل نور ایمان سے منور ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے۔ اور ان کی خاطر غیر معمولی معجزات دکھایا کرتا ہے۔

16ھ میں مسلمانوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی سرکردگی میں مدائن پر چڑھائی کی۔ تو حضرت سلمانؓ بھی اس لشکر میں شامل تھے۔ حضرت سعدؓ نے دریائے دجلہ کو عبور کرکے مدائن پر حملہ کرنے کے لئے کشتیوں کی تلاش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی کیونکہ ساری کشتیوں پر دشمن کا قبضہ تھا۔ اس دوران دجلہ میں سخت طغیانی آگئی مگر مجاہدین نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔ اس موقعہ پر حضرت سلمانؓ نے سالار لشکر حضرت سعد کو مخاطب کرکے فرمایا۔

اسلام ہر دم نَو بہ نَو اور ترو تازہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے سمندر بھی اسی طرح مسخر کر دیئے گئے ہیں جس طرح خشکی۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں سلمان کی جان ہے مسلمان اس دریا سے صحیح سلامت اسی طرح فوج در فوج نکلیں گے جیسے وہ فوج در فوج اس میں داخل ہوئے تھے۔

مورخین لکھتے ہیں۔ کہ سلمانؓ کے منہ سے نکلے ہوئے یہ کلمات حرف بحرف پورے ہوئے اور تمام لوگ صحیح سالم باہر نکلے۔ کوئی شخص ڈوبنے نہ پایا اور نہ ہی کوئی چیز گم ہوئی۔

(طبری جلد 3 ص 122)

ایرانی اس واقعہ پر غیر معمولی تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے ہمارا مقابلہ انسانوں سے نہیں جنوّں سے ہے۔

شفقت علیٰ خلق اللہ

اس محبت الٰہی نے حضرت سلمانؓ کے دل میں مخلوق کی گہری ہمدردی اور محبت پیدا کر دی تھی۔ بہت سے مسائل میں آپ نے دوسرے صحابہ کی رہنمائی فرمائی۔ مدائن کے گورنر کے طور پر آپ کو بھرپور خدمت کا موقع ملا۔

حضرت سلمان فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں اپنے خادم کو اس کی ضرورت کی تمام تر چیزیں مہیا کر دیتا ہوں۔ تاکہ وہ میرے بارے میں بدگمانی نہ کرے یعنی یہ نہ سمجھے کہ میں خود تو خوب کھا پی لیتا ہوں اور اسے تھوڑا دیتا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 202)

حضرت سلمانؓ کو اپنے ملازم کی تکلیف کا اس قدر احساس رہتا تھا کہ کبھی اسے زیادہ کام کرنے پر مجبور نہیں کرتے تھے۔

ایک شخص حضرت سلمانؓ کے پاس گیا تو دیکھا کہ حضرت خود بیٹھے آٹا گوندھ رہے ہیں۔ وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ملازم کو کسی کام کے لئے بھیجا تھا۔ اب ہم نے یہ پسند نہ کیا کہ اس پر دوسرے کام کا بوجھ ڈالا جائے لہذا یہ کام خود کر لیا۔

(المصنف عبدالرزاق جلد 10 ص 393 کتاب الجامع باب رسالۃ السلام)

وسیع دسترخوان

ان کا دسترخوان ہمیشہ دوسروں کے لئے وسیع ہوتا تھا۔ غرباء فقراء مساکین اور یتامیٰ ان کے ہاں آتے جاتے تھے اور محنت مزدوری سے جب کوئی خاص آمدنی ہو جاتی تھی تو بطور خاص معذوروں کو دعوت طعام دیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کماتے تھے جب کوئی چیز ملتی تو اس سے گوشت یا مچھلی خرید لیتے اور اپاہج لولے لنگڑے اور معذور لوگوں کو بلاتے اور ان کے ساتھ مل کر کھایا کرتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 200)

سادگی اور بے نفسی

سادگی اور بے نفسی ان کی سیرت کا ایک خاص پہلو ہے۔ وہ ہمیشہ مختصر اور سادہ لباس پہنتے تھے۔ اور ان کی یہ سادگی ان کے ناداری کے دور سے لے کر خوشحالی کے دور تک یکساں رہی۔ جب وہ اصحاب صفہ میں شامل تھے تو جیسا لباس پہنتے تھے ویسا ہی لباس ان کے گورنری کے زمانے میں رہا۔ ایک اونچا ایرانی طرز کا پاجامہ جسے اندرو کہتے ہیں اور ایک چادر یا قمیص ہمیشہ زیب تن کرتے تھے۔ حالانکہ ایرانی بالعموم خوب شاندار لباس پہننے کے عادی ہوتے تھے۔ گورنری کے زمانے میں جب وہ باہر نکلتے تو سادہ لباس میں ہوتے اور عام لوگوں سے گھل مل جاتے یہاں تک کہ ناواقف شخص کو پتہ بھی نہ چلتا کہ وہ گورنر ہیں۔ بعض اوقات تو یوں بھی ہوتا کہ ناواقف لوگ انہیں عام مزدور سمجھ کر بوجھ اٹھانے کے لئے کہہ دیتے اور آپ بخوشی بوجھ اٹھا لیتے۔ جب لوگ بتاتے کہ یہ تو حاکم صوبہ ہیں تو وہ بوجھ اٹھوانے والا خوفزدہ ہو جاتا لیکن آپ فرمایا کرتے نہیں اب تو میں بوجھ منزل مقصود تک پہنچائے بغیر نہ رکھوں گا۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 88)

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمانؓ کو مدائن کی گورنری کے زمانہ میں دیکھا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر جا رہے تھے اور اوپر معمولی سی چادر تھی۔

(حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 199)

انہوں نے ہمیشہ زاہدانہ انداز سے زندگی بسر کی۔ حضرت سلمانؓ جب گورنر کے عہد پر متمکن تھے تو ایک عبا میں خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس کا آدھا حصہ نیچے بچھایا کرتے تھے اور آدھے حصے سے بدن کو ڈھانپتے تھے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 87)

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمانؓ کو دیکھا ہے وہ ایک گودڑی پہنے ہوئے تھے جس میں کئی کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔

(کشف المحجوب باب 4 ص 51)

لباس کی طرح حضرت سلمانؓ کھانا بھی سادہ اور بہت تھوڑا کھایا کرتے تھے اور بسیار خوری سے انہیں شدید نفرت تھی۔ عطیہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے مشاہدہ کیا کہ حضرت سلمانؓ ایک بار کھانا کھا چکنے کے بعد پھر اصرار کے باوجود ہرگز نہ کھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے حسبی حسبی یعنی میرے لئے یہی کافی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 198)

گھر اور بستر

حضرت سلمانؓ نے ساری عمر گھر نہیں بنایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں کسی دیوار یا درخت کا سایہ ملتا پڑ رہتے۔ ایک شخص نے اجازت چاہی کہ آپ کے لئے مکان بنا دوں تو انکار کر دیا اور اس کے اصرار کے باوجود اجازت نہ دی آخر اس نے کہا کہ میں آپ کی مرضی کے مطابق بناؤں گا۔ پوچھا وہ کیسا؟

اس نے کہا اتنا مختصر کہ کھڑے ہوں تو سر چھت سے جا لگے اور لیٹیں تو پیر دیواروں سے ٹکرائیں۔

فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ اس نے ایک جھونپڑی بنا دی۔

(الاستیعاب جلد 2 ص 56)

آپ کے بستر میں معمولی سا بچھونا تھا۔ اور دو اینٹیں جن کا تکیہ بناتے تھے اور اس پر بھی روتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کا سازو سامان ایک مسافر سے زیادہ نہ ہو اور میرے پاس اس سے زیادہ مال ہے۔

(مسند احمد جلد 5 ص 438)

ہاتھ سے کام

حضرت سلمانؓ اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو عثمان النہدی کا بیان ہے۔ کہ حضرت سلمانؓ فرمایا کرتے تھے میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے ہاتھوں کی محنت و مشقت سے کمایا اور کھایا کروں۔

(مجمع الزوائد جلد 9 ص 342)

حضرت امام حسنؓ کی روایت ہے۔ حضرت سلمانؓ کا وظیفہ پانچ ہزار تھا جب وظیفہ ملتا تو خیرات کر دیتے اور خود بوریا چٹائیاں بن کر گزر اوقات کیا کرتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد نمبر 1 ص 197)

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بوریا بننے' ٹوکریاں بنانے اور چٹائیاں بننے کا یہ کام انہوں نے انصار مدینہ سے سیکھا تھا۔ روزانہ ایک درہم کے کھجور کے پتے خریدتے تھے اور انہیں بُن کر چٹائی تین درہم میں فروخت کر دیتے تھے ایک درہم پتے خریدنے کے لئے رکھ لیتے' ایک درہم گھر کے اخراجات کے لئے ہوتا اور ایک درہم راہ خدا میں دے دیتے تھے حتیٰ کہ جب مدائن کے گورنر تھے تو بھی فارغ اوقات میں یہی کام اور محنت کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا۔ خود فرماتے تھے کہ اگر حضرت عمرؓ مجھے نہ روکتے تو میں گورنری کے باوجود یہ کام کرتا رہتا۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 89)

گورنری کے عہدے سے سبکدوش ہو جانے کے بعد حضرت سلمانؓ نے بوریا بننے کے علاوہ اور بھی کئی کام کئے۔ بلکہ وہ کسی ایسے کام کے کرنے میں قطعاً کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے جس سے اکل حلال حاصل ہو سکے۔

چنانچہ چمڑا رنگنے تک کا کام وہ خوشدلی سے کر لیتے تھے۔ حارثؓ بن عمیرہ کا بیان ہے کہ میں روانہ ہوا اور مدائن پہنچا تو اچانک میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس کے کپڑے پھٹے پرانے تھے اور وہ سرخ رنگ کی کھال لئے اس پر سے بال' داغ دھبے رگڑ رگڑ کر دور کر رہے تھے میں نے انہیں متوجہ کیا تو انہوں نے مجھے دیکھا اور ہاتھ سے اشارہ فرمایا بندۂ خدا ذرا وہیں تشریف رکھیئے۔ میں وہیں کھڑا ہو گیا۔ اور پاس سے ایک آدمی سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ تو حضرت سلمانؓ ہیں۔ حضرت سلمانؓ گھر گئے۔ صاف سفید کپڑے پہنے اور آ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 198)

حضرت سلمانؓ کو کاشت کاری سے بھی شغف رہا ہے۔ ابو قرہؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک بار حضرت حذیفہ کے ہمراہ حضرت سلمانؓ سے ملنے ان کے گھر گئے تو پتہ چلا کہ وہ اپنے ترکاری کے کھیت میں ہیں۔ وہاں پہنچے تو وہ انہیں ایسے حال میں ملے کہ ان کے پاس ایک زنبیل تھی جس میں انہوں نے ترکاری چن رکھی تھی۔ اور زنبیل کو لاٹھی کی مدد سے اپنے کندھے پر اٹھا رکھا تھا۔

(الادب المفرد ص 36۔ حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 198)

وفات اور عمر

حافظ ذہبی کے نزدیک حضرت سلمانؓ فارسی کی عمر 80 سال کے قریب تھی۔

(اصابہ جلد 2 ص 60)

ان کے سن وفات کے متعلق مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں انہوں نے 32ھ کے اواخر سے 35ھ کے درمیانی عرصہ میں سفر آخرت اختیار کیا ہو گا۔

(سیرت سلمان ص 127)

ان کے مدفن کے متعلق بھی اختلاف ہے تاہم اکثر محققین کے نزدیک ان کا مزار مبارک مدائن میں ہے۔

ایک اہم نصیحت

حضرت عبداللہ بن سلام نے حضرت سلمانؓ کی وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ آپ نے آخرت میں اپنا ٹھکانا کیسا پایا کہنے لگے اچھا ہے اور پھر تین بار یہ بات دہرائی۔

علیک بالتوکل فنعم الشیء التوکل۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 93)

اپنے اوپر توکّل کو لازم کر لو کیونکہ توکّل بہت ہی عمدہ چیز ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نئی زمین نیا آسماں بنے گا پھر
فرشتے اتریں گے ہر قلب کی جلا کے لئے
کبھی نصیب نہ ہوگی وصال کی لذت
ملیں نہ خاک میں جب تک ہم آشنا کے لئے
خدا کے فضل و عنایت نے دستگیری کی
اٹھے ہیں شاد مرے ہاتھ جب دعا کے لئے
(بہار جاوداں)

محمود مجیب اصغر صاحب

انسانی حاجات اور ان کا حل

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ہدایت کی کوئی انتہاء نہیں اور انسان دعاؤں کی سیڑھی کے ذریعہ ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں اور جس شخص نے دعا کو چھوڑ دیا اس نے اپنی سیڑھی کھو دی۔ یقیناً ہدایت پانے کے قابل وہی ہے جس کی زبان ذکر الٰہی اور دعا سے تر رہے اور وہ اس پر دوام اختیار کرنے والوں میں سے ہو" (اردو ترجمہ از عربی عبارت کرامات الصادقین بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ ص 214)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

"اگرچہ جزوی حاجات صدہا انسان کو لگی ہوئی ہیں مگر حاجت اعظم جس کا دن رات ہر ایک دم فکر کرنا چاہئے صرف ایک ہی ہے یعنی یہ کہ انسان ان طرح طرح کے حجب ظلمانیہ سے نجات پا کر معرفت کامل کے درجہ تک پہنچ جائے اور کسی طرح کی نابینائی اور کور باطنی اور بے مہری اور بے وفائی باقی نہ رہے بلکہ خدا کو کامل طور پر شناخت کر کے اور اس کی خالص محبت سے پر ہو کر مرتبہ وصال الٰہی کا جس میں اس کی سعادت تامہ ہے پا لیوے۔ یہی ایک دعا ہے جس کی انسان کو سخت حاجت ہے اور جس پر اس کی ساری سعادت موقوف ہے"

(براہین احمدیہ ص 455-456 حاشیہ نمبر 11)

جس طرح کہتے ہیں ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ جس کی حاجت اعظم خدا نے پوری کر دی سمجھو کہ اس کی سب حاجتیں پوری ہو گئیں۔ حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کی سوانح پر ابتدائی کتابوں میں سے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے جو کتاب لکھی ہے اس میں حضرت مسیح موعود کی بعض ابتدائی زمانے کی منظوم دعائیں دی ہیں۔ ان دعاؤں میں بھی آپ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی طلب کرتے رہے اور دن رات یہی آپ کی مناجات تھیں آپ کے دل میں فطرتاً خدا کی طرف ایک کشش تھی جو دعاؤں کی سیڑھی کے ساتھ بلند سے بلند تر ہوتی رہی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اصلاح خلق کے لئے مامور فرما دیا۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں "میری زندگی قریب قریب چالیس برس کے زیر سایہ والد بزرگوار گذری۔ ایک طرف ان کا دنیا سے اٹھایا جانا تھا اور ایک طرف زور و شور سے سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا مجھ سے شروع ہوا۔ میں کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ کہ میرا کون سا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایت میرے شامل حال ہوئی۔ صرف اپنے اندر یہ احساس کرتا ہوں کہ فطرتاً میرے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے جو کسی چیز کے روکنے سے رک نہیں سکتی یہ اسی کی عنایت ہے۔"

(بحوالہ حیات احمد ص 111)

یہ چیز آپ نے نہایت اعلیٰ درجہ کے مجاہدات اور خدمت خلق اور دن رات کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرتے ہوئے پائی۔

آپ نے تنہائیوں میں کیا کچھ خدا سے مانگا یہ تو خدا اور اس کے اس بندے کے درمیان راز ہے لیکن بعض باتیں اور دعائیں بے ساختہ آپ کی زبان سے جاری ہو کر صفحہ قرطاس پر لکھ لی گئیں یا آپ کے اپنے قلم سے لکھی گئیں۔ اگرچہ مسیح موعود کی دعاؤں کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اب تک مختلف ذوق رکھنے والوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق آپ کی دعاؤں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی لیکن یکجا کرنے میں کسی کو بھی پوری طرح کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ خدا کرے آپ کی ساری دعائیں خواہ وہ عربی میں ہیں یا اردو میں یا فارسی میں آپ کی اپنی تحریر میں ہیں یا کسی کی روایت میں ہیں یکجا ہو کر "ادعیۃ المسیح الموعود" کامل اور مکمل شکل میں منصہ شہود پر آ جائیں۔

ذیل میں آپ کی بعض دعاؤں کو پیش کیا جاتا ہے جن کا تعلق اس مضمون کے عنوان کے ساتھ ہے۔

بعض دعائیں

حضرت مسیح موعود اپنے رب سے عرض کرتے ہیں۔

"اے میرے رب میرے دل کو اپنے قبضہ میں محفوظ رکھ۔ مجھے اپنی طرف کھینچنے اور مائل کرنے کے لئے تو کافی ہو جا اور کوئی اور حسن مجھے فریفتہ نہ کر سکے"

(کرامات الصادقین بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ ص 145)

"وہ خدا ہی ہے جو تمام تعریفوں کا مستحق ہے یعنی اس کی بادشاہت میں کوئی نقص نہیں اور اس کی خوبیوں کے لئے کوئی ایسی حالت منتظرہ باقی نہیں جو آج نہیں مگر کل حاصل ہو گی اور اس کی بادشاہت کے لوازم میں سے کوئی چیز بیکار نہیں۔ تمام عالموں کی پرورش کر رہا ہے بغیر عوض اعمال کی رحمت کرتا ہے اور نیز بعوض اعمال رحمت کرتا ہے۔ جزا سزا وقت مقرر پر دیتا ہے۔ اسی کی ہم عبادت کرتے ہیں اور اسی سے ہم مدد چاہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہمیں تمام نعمتوں کی راہیں دکھلا اور غضب کی راہوں اور ضلالت کی راہوں سے دور رکھ"

(کشتی نوح)

"......اے ان کامل صفتوں کے مالک اور ایسے فیاض کہ ذرہ ذرہ تجھ سے پرورش پاتا ہے اور تیری رحمانیت اور رحیمیت اور قدرت جزا سزا سے تمتع اٹھاتا ہے تو ہمیں گذشتہ راست بازوں کا وارث بنا اور ہر ایک نعمت جو ان کو دی ہے ہمیں بھی دے اور ہمیں بچا کہ ہم نافرمان ہو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

نماز اور میڈیکل سائنس

اگر تمام نماز کا میڈیکل سائنس کی روشنی میں تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ انسان کی تمام مہلک بیماریاں پوشیدہ و ظاہر چاہے وہ ہڈیوں' عضلات' جلد' رگوں اور پٹھوں سے متعلق ہوں یا جگر' گردوں' دل' پھیپھڑوں سے سب کا علاج نماز میں مضمر ہے۔

ذہن کی بہتر کارکردگی میں وضو کا طریقہ کار' موالات' نماز کے اوقات' رکعات کی تعداد' قراءت کی ادائیگی' اعضاء کی حرکات' آغاز وانجام یہ تمام امور ایک قسم کی ذہنی ورزشیں ہیں جو انسان کو بیش بہا قیمتی اثرات عنایت کرتی ہیں۔

قیام' رکوع و سجود کی حالتیں بتدریج دماغ کی طرف گردش کرنے والی خون کی نالیوں کو مضبوطی اور پائیداری عطا کرتی ہیں' سجدے کی حالت میں دوران خون دماغی شریانوں میں بڑھ جاتا ہے جو دماغ کی اعلیٰ کارکردگی میں اہم کردار انجام دیتا ہے۔ اختتام نماز پر تسبیح اور دعائیں آرام و سکون کی حالت مہیا کرتی ہیں جو دماغ کے لئے ضروری ہے۔

تمام نماز میں کہ جو وقت لگتا ہے اس میں فکر انسانی صرف اور صرف ایک نقطے پر مرتکز رہتی ہے' وہ ہے "خدا" جس سے انسان میں حوصلہ' بلند ہمتی' ثابت قدمی اور استحکام پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کے ساتھ ساتھ آنکھوں' چہرے اور گردن کے عضلات پر بھی گہرے اثرات نمایاں ہوتے ہیں' جسم میں بیماریوں جیسے کان درد' چشم آشوبی اور گردن کی بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔ حالت سجدہ میں ذکر کرتے وقت منہ کے تمام عضلات' پٹھوں' رگوں اور مسوڑھوں کی بڑی لطیف اور مناسب ورزش کی وجہ سے دانت مضبوط' لب گلابی وملائم اور چہرے کے اطراف کی فاضل چربی کم ہو جاتی ہے۔ سر کی تمام شریانوں میں خون کی گردش کے مناسب دورانیہ سے بال مضبوط چمکدار اور گھنے ہوتے ہیں' دماغی امراض جیسے ڈیپریشن' خشکی' نیند نہ آنا' بدخوابی' تھکن کا احساس' غنودگی' چکر' بھولنے کی بیماریاں وغیرہ پنجگانہ نماز کی ادائیگی میں صرف حالت سجدہ سے دور ہو سکتی ہیں۔

(امامیہ جنتری لاہور 1999ء ص 76)

"عدم اعتماد"

گورنمنٹ کالج لاہور کے پروفیسر جناب رفیق احمد صاحب اپنے ایک انٹرویو میں عوام کی مذہبی لوگوں سے دوری کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"نئی نسل ان سے دور ہو چکی ہے۔ مذہبی لوگوں کا جو ایک خاص تاثر تھا کہ یہ بہت نیک لوگ ہوتے ہیں' یہ ہمیشہ سچ کہتے ہیں اور بہت مخلص لوگ ہوتے ہیں۔ اس تاثر سے آج کی نسل دور جا چکی ہے اور اب یہ تاثر قائم نہیں رہا ہے بلکہ وہ سوچتے ہیں کہ یہ مذہبی تجارت ہے۔ سب نے الگ الگ دکانیں کھول رکھی ہیں اور وہ اس سے کمائی کر رہے ہیں۔ نئی نسل نے ان کی اس روش کو پہچان لیا ہے اسی لئے پاکستان میں ان مذہبی لوگوں کو عام آدمی کا اعتماد حاصل نہیں ہے۔ انتخابات میں عوام انہیں ہمیشہ مسترد کر دیتے ہیں۔ لوگوں نے فیصلہ دے دیا ہے کہ ہم ان مذہبی لوگوں کو پہچان گئے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ اگرچہ ہمارے پاس ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے دلیلیں نہیں ہیں لیکن ہم ان کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہم اس بات کی پرواہ ہی نہیں کرتے کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔"

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور 14 تا 20 فروری 99ء ص 23)

"ایک منصوبہ ایک خواہش"

جناب عبدالغفار عزیز صاحب اپنے ایک مضمون میں "مسجد اقصیٰ" کی شہادت کے متعلق یہودیوں کے ایک منصوبہ اور خواہش کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اس وقت اسرائیل یعنی مقبوضہ فلسطین میں 120 شدت پسند یہودی تنظیمیں کام کر رہی ہیں' جن میں سے 25 تنظیمیں اس لئے قائم کی گئی ہیں کہ مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے وہاں نام نہاد "ہیکل سلیمانی" قائم کریں۔ ان تنظیموں نے اپنا ایک سیاسی اتحاد بھی قائم کر رکھا ہے۔ "القدس لیگ" کے نام سے فعال اس اتحاد نے 1996ء میں وزیراعظم نیتن یاہو سے مسجد اقصیٰ کے نیچے کھودی جانے والی سرنگوں کا افتتاح کروایا۔ یہ سرکاری افتتاح اس امر کا واضح اعلان تھا کہ مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی کوشش صرف چند یہودی گروہوں یا متشدد تنظیموں تک محدود نہیں بلکہ پورا اسرائیل اور تمام یہودی اس میں شریک ہیں۔

مسجد اقصیٰ کے نیچے کھدائی کا کام سالہا سال سے شروع ہے۔ اس منصوبے کا ہدف قبلہ اول کی بنیادیں اس حد تک کھوکھلی کر دینا ہیں کہ کسی بھی قدرتی یا مصنوعی ارتعاش سے مسجد خود بخود شہید ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی جہاز ساؤنڈ بیریئر پار کر جائے (اس کی رفتار آواز کی رفتار سے زیادہ ہو جائے) تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا دھما کا مسجد کو زمین بوس کر دے۔

ان کھدائیوں کا کام بہت حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ "حشمو نایم" نامی جن سرنگوں کا افتتاح سرکاری سرپرستی میں کیا گیا ہے ان میں جدید الیکٹرونک سائن بورڈوں کے ذریعے مستقبل کا سارا نقشہ واضح کیا گیا ہے۔ اس نقشے کے مطابق سرزمین اقصیٰ پر ایک نیا صیہونی شہر تعمیر کیا جانا ہے' جو یہودی طرز تعمیر کا شاہکار ہو۔ اس نقشے میں مسجد اقصیٰ کا نام ونشان نہیں ہے اور اس کی جگہ ہیکل سلیمانی قائم ہے۔ ان سرنگوں میں اس وقت بھی مسجد اقصیٰ کے عین نیچے عارضی یہودی عبادت گاہ قائم کی جا چکی ہے' جہاں یہودیوں کو باور کروایا جاتا ہے کہ "فی الحال زیر زمین اور مستقبل قریب میں بر سرزمین"

(ماہنامہ "ترجمان القرآن" لاہور مارچ 99ء ص 65' 66)

"مہذب معاشرہ"

روزنامہ "دن" لاہور کے اداریہ نگار لکھتے ہیں۔

وہ معاشرہ جہاں "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا اصول کار فرما ہو اسے مہذب معاشرہ نہیں بلکہ ماقبل تہذیب کا معاشرہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ طاقت کا قانون غیر مہذب معاشروں کی خصوصیت ہوتی ہے بلکہ انہیں غیر مہذب کہا ہی اس لئے جاتا ہے کہ وہاں قانون اور انصاف کے اصولوں کا راج نہیں ہوتا۔ مہذب معاشرہ وہ ہوتا ہے جہاں ہر فرد کی مرضی قانون کے تابع فرماں ہوتی ہے اور ہر فرد قانون کی طاقت گزاری کو اپنا فرض جانتا ہے اس سے سرتابی پر اپنے سامنے بھی شرمندہ ہوتا ہے اور دوسروں کے سامنے بھی' وہ اسے قابل فخر نہیں سمجھتا۔ ہمارا قومی المیہ ہی یہ ہے کہ ہم نے ابھی تک قانون کی اطاعت کو نہیں اپنایا' ہمارے ہاں قانون کا احترام دل سے نہیں بلکہ بامر مجبوری کیا جاتا ہے جہاں مجبوری نہ ہو وہاں قانون کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔.....

ہمارے مقتدر طبقے کو یہ بات فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ معاشرے میں استحکام قانون کی حکمرانی سے پیدا ہوتا ہے' کوئی معاشرہ مہذب اور ترقی یافتہ نہیں ہو سکتا اگر وہاں قانون کی بالادستی نہ ہو اور معاشرے کے افراد قانون کی اطاعت کو بطور ایک اخلاقی قدر کے نہ اپنائیں۔ قانون شکنی کو طاقت کے اظہار کی علامت نہ سمجھیں قانون شکنی کی بجائے قانون پسندی کو قابل فخر سمجھیں۔ معاشرے کا ہر فرد خود کو قانون کے تابع سمجھے۔ وہ صرف ڈنڈے کے زور پر اطاعت قانون نہ اختیار کرے بلکہ قانون کی اطاعت کو بطور اصول اور معاشرتی قدر کے اپنائے۔ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک مقتدر طبقہ قانون شکنی پر فخر کی عادت ترک نہیں کرتا۔ مقتدر طبقے کے افراد کو جن میں اراکین اسمبلی شامل ہیں اپنی چوریاں پکڑی جانے پر تلملانے اور احتجاج کرنے کی بجائے ایسی عادت ہی ترک کر کے عوام کے لئے پیروی قانون کی مثال قائم کرنا چاہئے اسی سے ملک میں قانون کی بالادستی قائم کرنے میں مدد ملے گی۔"

(اخبار "دن" لاہور مورخہ 10 مارچ 99ء)

"آئینہ کے خواص"

"آئینہ ہم روز دیکھتے ہیں اس لئے کہ ہم کو اس میں اپنی تصویر نظر آتی ہے۔ ہم اپنی تصویر دیکھ کر ہی اپنے بارے میں صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔

آئینہ کی بڑی خصوصیات ہیں۔ ان کو ذرا آئینہ میں دیکھئے!

آپ کی تصویر بلا کم وکاست بتائے گا۔ افراط وتفریط سے اجتناب کرے گا۔

آپ کو سامنے آتے ہی فوراً بتائے گا۔ دیر نہیں لگائے گا

آپ سے کوئی اجرت نہیں طلب کرے گا۔

آپ کا مخلص رہے گا

آپ کی تصویر کسی اور کو نہیں دکھائے گا۔ کسی اور کی تصویر آپ کو نہیں دکھائے گا۔ غیبت نہیں کرے گا

ہر بار آپ کو اس وقت کی تصویر دکھائے گا۔ پہلے کی تصویر کی اچھائی یا برائی کو یاد نہیں رکھے گا۔ پرانی بات کو بھول جاتا ہے۔

جب تک آپ سامنے ہیں' تصویر دکھائے گا۔

آپ کے ہٹتے ہی آپ کی تصویر مٹا دے گا۔

جو سامنے نظر آ رہا ہے اس پر فیصلہ کرے گا' کھوج اور جستجو میں نہیں پڑے گا

آپ کی بے عزتی نہیں کرے گا۔ آپ کو اصلاح پر آمادہ کرے گا

آپ آئینہ پر اعتبار کر سکتے ہیں۔

ایک دفعہ دیکھ کر دوبارہ دیکھنے کے لئے پلٹتے ہیں عجب نہیں کہ آئینہ کی ان اور دوسری خوبیوں ہی کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مومن' مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔

آئینہ کے تصور پر ہم اپنی اجتماعی زندگی کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک طرز معاشرت ہے اسلوب تعلقات ہے' ثقافت ہے' نظام ہے۔"

(ماہنامہ "ترجمان القرآن" لاہور مارچ 99ء ص 63)

"نماز ایک آئینہ"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"نماز کی حکمتوں کو بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ہر انسان نماز کے ذریعہ یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ کہاں تک خدا تعالیٰ اس کی تمناؤں کا ماویٰ اور ملجا ہے اور یہ بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ کس حد تک وہ خدا تعالیٰ کا ہے اور یہ بھی کہ اس میں کس قدر خامیاں ہیں اور کس نوع کی ہیں۔ فرمایا نماز کے ذریعہ ہم یہ بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کشش کے مقابل پر کون سی چیزیں ہیں جو خدا تعالیٰ سے غافل کرتی ہیں اور یہ بھی کہ خدا تعالیٰ کی کشش کیوں ان پر غالب نہیں آتی۔ پس اس طرح نماز ایک آئینہ بن جاتی ہے جس میں انسان اپنے نفس کے مخفی بت دیکھ لیتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 85ء بحوالہ ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ جنوری 86ء ص 11)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگاپور کے ابتدائی احمدی۔ حاجی جعفر صاحب

1935ء میں بیرون ملک بھجوائے جانے والے قافلہ میں مولانا غلام حسین صاحب ایاز بھی شامل تھے۔ آپ کو سنگاپور اور ارد گرد کی ریاستوں میں دعوت الی اللہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نامزد فرمایا تھا۔ سنگاپور میں جب آپ نے دعوت الی اللہ کا کام شروع کیا تو شدید مخالفت کا سامنا ہوا مگر آپ دیوانہ وار مصروف جہاد رہے۔

آپ کی کوششوں کا پہلا ثمرہ حاجی جعفر صاحب ابن حاجی وانتار اصاحب تھے جو جنوری 1937ء میں مولانا ایاز صاحب کے ذریعہ حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

سنگاپور میں قیام جماعت کے ابتدائی ایام میں مکرم حاجی صاحب نے حضرت مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی معیت میں سلسلہ کی خاطر بہت تکالیف اٹھائیں۔ دو تین مرتبہ بعض معاندین کی طرف سے آپ کو زدو کوب کیا گیا اور انہوں نے ماریں بھی کھائیں مگر خدا کے فضل سے ہمیشہ ثابت قدم رہے۔

ایک دفعہ بعض مخالف لوگوں کی انگیخت پر دو اڑھائی سو مسلح افراد نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور اپنے ایک عالم کو ساتھ لا کر حاجی صاحب مرحوم سے اسی وقت احمدیت سے منحرف ہونے کا مطالبہ کیا اور بصورت دیگر ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کی دھمکی دی حاجی صاحب نے اسی وقت اونچی آواز میں تشہد پڑھ کر اعلان کیا کہ میں کس بات سے توبہ کروں میں تو پہلے ہی خدا کے فضل سے دین حق پر ہوں۔ اور اگر میں نے کسی گناہ سے توبہ کرنی بھی ہو تو بندوں کے سامنے نہیں بلکہ میں اللہ کے سامنے اپنے سب گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اس سے ملتجی ہوں کہ وہ مجھے معاف کر دے۔

جب اس کے باوجود مجمع مشتعل رہا اور مکان میں گھس کر جانی نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیتا رہا تو حاجی صاحب مومنانہ جرات اور ہمت سے ایک چھرا ہاتھ میں لے کر اپنے مکان کی حدود میں اپنا دروازہ روک کر کھڑے ہو گئے اور بانگ دہل یہ اعلان کر دیا کہ مرنا تو ہر ایک نے ایک مرتبہ ہی ہے کیوں نہ سچائی کی خاطر جان کی بازی لگا دی جائے اب اگر تم میں سے کسی میں جرأت ہے کہ بری نیت سے میرے مکان میں گھسنے کی کوشش کرے تو آگے بڑھ کر دیکھ لے کہ اس کا کیا حشر ہو گا۔

مکان کی دوسری سمت سے حاجی صاحب کی بہادر لڑکی باہر نکل آئی اور ہاتھوں میں ایک مضبوط ملائی تلوار نہایت جرأت سے گھماتے ہوئے سارے مجمع کو چیلنج کیا کہ میرے والد صاحب جب سے احمدی ہوئے ہیں میں نے ان میں کوئی خلاف شرع بات نہیں دیکھی بلکہ ایمان اور عمل کے لحاظ سے وہ پہلے سے بھی زیادہ دیندار اور دین حق کے شیدائی معلوم ہوتے ہیں اس لئے تمہارا خیال غلط ہے کہ احمدیت نے انہیں دین حق سے منحرف کر دیا ہے۔

پس اگر آپ لوگوں میں سے کسی نے میرے باپ پر حملہ کرنے کی جرأت کی یا ناجائز طور پر گھر کے اندر گھسنے کی کوشش کی تو وہ جان لے کہ اس کی خیر نہیں اگرچہ میں عورت ہوں تاہم تم یاد رکھو کہ حملے کی صورت میں اس تلوار سے تین چار کو مار گرانے سے پہلے نہیں مروں گی۔ اب جس کا جی چاہے آگے بڑھ کر اپنی قسمت آزما لے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس مشتعل مجمع پر ایسا رعب طاری کیا کہ باوجود اس کے کہ لوکل ملائی پولیس کے بعض افراد وہاں کھڑے قیام امن کے بہانے مخالفین احمدیت کی کھلی تائید کر رہے تھے پھر بھی مجمع میں سے کسی فرد کو مکرم حاجی صاحب کے گھر میں گھسنے یا حملہ کرنے کی جرات نہ ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

طب و صحت

عاصم شہزاد صاحب

صحت مند اور مضبوط دانتوں کیلئے

دانت ہمارے جسم کا ایک اہم حصہ ہیں۔ ہماری خوراک انہی کے ذریعے باریک ذروں میں تبدیل ہو کر جسم میں داخل ہوتی ہے۔ لہٰذا دانتوں کی صفائی ٹھیک طرح سے کرنا بے حد ضروری ہے۔ انہیں احتیاط کے ساتھ مسواک برش اور خلال سے صاف کیا جائے۔ صفائی کا یہ عمل باقاعدگی کے ساتھ ہونا چاہئے۔ سال میں کم از کم ایک بار معالج دندان سے معائنہ بھی کرانا چاہئے۔ تاکہ اگر دانتوں میں کسی قسم کی بیماری کا شبہ ہو تو اس کا بروقت علاج کرایا جا سکے۔

مناسب غذا

دانتوں کی صفائی کے بعد اچھی غذا پر توجہ دینا بھی ضروری ہے۔ جس طرح اچھی غذا سے جسم صحت مند رہتا ہے' اسی طرح اچھی غذا سے مسوڑھے بھی مضبوط اور صحت مند رہتے ہیں۔ صحت مند خون مضبوط ہڈی اور بافتوں کے لئے غذا پر پوری توجہ دینی چاہئے۔

جس حد تک ممکن ہو کیلشیئم' دودھ اور اس سے بنی چیزوں سے حاصل کیجئے۔ دودھ اور سبزیوں کی کیلشیئم کو جسم خوب اچھی طرح جذب اور ہضم کرتا ہے۔ اس سے دانت اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ بالائی' گھی اور چربی سے بچئے تاکہ خون میں کولیسٹرول کم رہے اور پتلا صحت مند خون دانتوں اور مسوڑھوں کے رگ و ریشے میں پہنچ کر انہیں صحت مند رکھے۔

بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی کھایئے تاکہ جسم کو حیاتین ب خوب ملے۔ اس حیاتین سے جسم بڑھتا ہے۔ موٹے آٹے کی روٹی سے جسم کو فولاد بھی ملتا ہے جس سے صحت مند خون بنتا ہے۔

پھلوں اور سبزیوں میں حیاتین ج خوب ہوتا ہے۔ اس لئے خاص طور پر سبز پتوں والی سبزیاں اور ترش پھل خوب کھایئے۔ اس حیاتین سے مسوڑھوں کا گوشت صحت مند رہتا ہے۔

گوشت کے متعلق

موٹے ریشے کے گوشت کی جگہ عضلاتی گوشت' مرغی' مچھلی اور پھلیاں کھایئے۔ گائے' بیل' بھینس کے گوشت کے ریشے مسوڑھوں کا برا حشر کر دیتے ہیں۔ گوشت پھلیوں اور دالوں کی پروٹین جسم کی تعمیر اور استحکام کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ دالوں کے مقابلے میں گوشت اور انڈوں کا استعمال کم رکھئے۔ گوشت اور انڈے اعتدال سے کھانے چاہئیں۔ تاکہ جسم میں چربی اور کولیسٹرول کی سطح بڑھنے نہ پائے۔ پھلیوں' دالوں اور مغزیات میں میگنیشیم اور جست (زنک) بھی ہوتا ہے۔ ان سے مضبوط دانت اور مضبوط ہڈیاں بنتی ہیں۔

چینی کے متعلق

شکر کے مزے زبان ضرور لیتی ہے۔ لیکن یہ مسوڑھوں اور دانتوں کے لئے زہر ثابت ہوتی ہے۔ میٹھی اشیاء کھانے کے بعد اچھی طرح دانت صاف نہ کئے جائیں تو منہ میں 20 منٹ کے بعد جراثیم کی تہہ (پلاک) دانتوں پر جم کر تیزاب میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ تیزاب دانتوں کے اینمل (مینا) کو چاٹنے کے علاوہ مسوڑھوں کو کاٹ کر دانتوں کی جڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح مسوڑھوں کے نازک ریشوں تک بیکٹریا پہنچ کر انہیں گلانے سڑانے لگتے ہیں۔ ان میں زخم پڑ جاتے ہیں جن سے خون اور پھر پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔ شکر کے استعمال سے جس قدر ہو سکے' بچئے۔ اس کے استعمال کے بعد خوب اچھی طرح کلیاں کیجئے اور اگر ہو سکے تو مسواک یا برش کر لیجئے۔ سخت قسم کی میٹھی اشیاء' ٹافیاں' چاکلیٹ' ریوڑیاں' میٹھی بوتلیں' شربت' کیک' پیسٹریاں اور ہر قسم کی مٹھائیاں' اگر اچھی لگیں تو بھی بہت کم کھایئے۔ مٹھائیوں کی بجائے گاجر چبایئے۔ اس کے اپنے بہت سے فوائد ہیں۔ سیب' امرود' سنگترے' کینو کھایئے۔ اور یہ بات گرہ میں باندھ لیجئے کہ کھانے کی چاہے کوئی چیز ہو' اس کے بعد منہ کی صفائی لازمی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مسواک' ٹوتھ پیسٹ وغیرہ سے منہ اور دانت اچھی طرح صاف کر لئے جائیں۔

آخر میں یہ بات دوبارہ یاد رکھیں کہ دانتوں کے ذریعے سے ہی خوراک باریک ذروں میں تبدیل ہو کر جسم میں جاتی ہے۔ اگر دانت صحت مند اور صاف نہ ہوں گے تو گندی خوراک جسم میں جائے گی۔ جو بیماریوں کا باعث بنے گی۔ گویا کہ دانت اور منہ جسم میں بیماریوں کا راستہ بن سکتے ہیں۔ لہٰذا صحت مند جسم کے لئے صحت مند دانت ضروری ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

کر مورد غضب نہ ہو جائیں اور ہمیں بچا کہ ہم تیری مدد سے بے نصیب رہ کر گمراہ نہ ہو جائیں"

(کشتی نوح)

"اے پروردگار۔ میں تیری ان نعمتوں پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں جو تو نے میری دعا' میری درخواست' میرے عمل' میری کوشش اور جو (تیری) ربوبیت اور رحمانیت سے جو سوال کرنے والوں کے سوال پر سبقت رکھتی ہے میری استعانت سے پیشتر تو نے مجھے عطا کر رکھی ہیں۔ پھر میں تجھ سے ہی (ہر قسم کی) قوت' راستی' خوشحالی' اور کامیابی اور ان مقاصد کے حاصل ہونے کے لئے التجا کرتا ہوں جو درخواست کرنے' مدد مانگنے اور دعا کرنے پر ہی عطا کی جاتی ہیں اور تو بہترین عطا کرنے والا ہے"

(کرامات الصادقین)

(اے پروردگار) ہمیں سیدھا رستہ دکھا اور ہمیں اس راستہ پر قائم رکھ جو تیری جناب تک پہنچاتا ہو اور تیری سزا سے بچاتا ہو"

(ترجمہ از اعجاز المسیح بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ ص 219)

"ہم تو بہت کمزور ہیں تیری دی ہوئی توفیق کے بغیر تیری عبادت نہیں کر سکتے اور تیری مدد کے بغیر ہم تیری رضا کی راہوں کو تلاش نہیں کر سکتے۔ ہم تیری مدد سے کام کرتے ہیں اور تیری مدد سے حرکت کرتے ہیں اور ہم تیری طرف جلن کے ساتھ ان عورتوں کی طرح جو اپنے بچوں کی موت کے غم میں گھل رہی ہوتی ہیں اور ان عاشقوں کی طرح جو محبت میں جل رہے ہوتے ہیں تیری طرف دوڑتے ہیں......

(ہم تیری عبادت کرتے ہیں) لیکن بڑی ریاضت' تکلیف' شرمساری' پریشان خیالی اور شیطانی وسوسہ اندازی اور خشک افکار اور تباہ کن اوہام اور تاریک خیالات کے ساتھ ہم سیلاب کے گدلے پانی کی مانند ہیں یا رات کی لکڑیاں اکٹھا کرنے والے کی طرح ہیں اور ہم صرف گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور ہمیں یقین حاصل نہیں......

ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں ذوق' شوق' حضور قلب' بھرپور ایمان کے لئے' روحانی طور پر (تیرے احکام پر) لبیک کہنے (کے لئے) سرور اور نور (کے لئے) اور معارف کے زیورات اور مسرت کے لباسوں کے ساتھ دل کو آراستہ کرنے کے لئے (تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں) تاہم تیرے فضل کے ساتھ یقین کے میدانوں میں سبقت لے جانے والے بن جائیں اور اپنے مقاصد کی انتہاء کو پہنچ جائیں اور حقائق کے دریاؤں پر وارد ہوں...... اے ہمارے رب ہم مجاہدات کرنے تیرے احکام کے بجالانے اور تیری خوشنودی چاہنے میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہے لیکن تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور عجب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ریاء میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے ایسی توفیق طلب کرتے ہیں جو ہدایت اور تیری خوشنودی کی طرف لے جانے والی ہو اور ہم تیری اطاعت اور تیری عبادت پر ثابت قدم ہیں پس تو ہمیں اپنے اطاعت گذار بندوں میں لکھ لے۔

(کرامات الصادقین بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ ص 190 تا ص 193)

ان دعاؤں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے سورۃ فاتحہ کی دعائیں کی اصطلاح پسند فرمائی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں بھی ان دعاؤں کو اپنے فضل سے قبول فرمالے اور ہماری اولادوں کو بھی ان سے متمتع فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

دُعائے نعم البدل

○ عزیزہ مدیحہ انعام بنت مکرم انعام اللہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ عمر ایک سال ایک ہفتہ علیل رہنے کے بعد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مورخہ 26- مارچ 1999ء کو صبح 7 بجے کے قریب وفات پاگئی عزیزہ کا جنازہ مورخہ 26- مارچ 1999ء کو البیت الصادق دار العلوم غربی "الف" ربوہ میں بعد عصر مکرم مبشر احمد صاحب ورک مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھایا قبرستان عام میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم مبشر احمد صاحب ورک نے دعا کروائی۔

احباب سے نعم البدل کے عطا ہونے اور بچی کی مغفرت اور والدین کو صبر جمیل عطا ہونے کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Psychiatrist ماہر

امراض ذہن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ایف سی پی ایس گولڈ میڈلسٹ ماہر امراض ذہن 25- اپریل 99ء فضل عمر ہسپتال ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ ضرورت منداحباب ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر مکرم ڈاکٹر احسن احمد سے رابطہ کرکے وقت حاصل کرلیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف ہر ماہ ایک دن کے لئے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کیا کریں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کامیابی

○ عزیزہ سونیا مبشرہ صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد افضل صاحب جو کہ مکرم شیخ سردار احمد صاحب فیصل آباد کی پوتی ہیں نے امسال ایم سی گرلز ہائی سکول فیصل آباد میں کلاس نہم میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے گذشتہ سال بھی اپنی کلاس میں اول پوزیشن لی تھی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی مزید اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کریں نیز اللہ تعالیٰ اسے خادمہ دین بھی بنائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم راجہ عبدالسمیع صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم عبدالعزیز صاحب)

قطعہ نمبر 40/21 دار النصر وسطی ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے رقبہ 10 مرلے مکرم میاں عبدالعزیز صاحب کے نام تھا۔ انکے ورثاء میں سے مکرم عبدالرشید صاحب ارشد اور مکرم عبدالقیوم صاحب شاد اور انکی ہمشیرہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ ہیں۔ انکے نام انتقال ہو چکا ہے۔ بقضائے الٰہی وہ تینوں بہن بھائی وفات پا گئے۔ انکے ورثاء نے اب حسب ذیل درخواستیں دی ہیں۔

(1) ورثاء مکرم عبدالرشید صاحب ارشد نے درخواست دی ہے کہ وہ قطعہ 40/21 دار النصر ربوہ میں سے اپنے والد کے حصہ کو اپنے بھائی مکرم عبدالحمید صاحب کے نام منتقل کروانا چاہتے ہیں۔ ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) محترمہ امۃ السلام صاحبہ (بیوہ)
(۲) مکرم عبدالحمید صاحب (بیٹا)
(۳) مکرم عبدالرحمان صاحب (بیٹا)
(۴) مکرم عبدالمعطی شاہد صاحب (بیٹا)

(2) ورثاء مکرم عبدالقیوم صاحب شاد نے درخواست دی ہے کہ وہ قطعہ نمبر 40/21 دار النصر ربوہ میں سے اپنے والد کا حصہ اپنے بھائی مکرم منصور احمد صاحب کے نام کروانا چاہتے ہیں۔ انکے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) محترمہ ڈاکٹر زاہدہ رانی صاحبہ (بیوہ)
(۲) مکرم عبدالحی صاحب (بیٹا)
(۳) مکرم منصور احمد صاحب (بیٹا)
(۴) مکرم عبدالسلام صاحب (بیٹا)

اسی طرح مکرم راجہ عبدالسمیع صاحب ولد مکرم عبدالعزیز صاحب (وفات یافتہ) نے بحیثیت مختار عام یہ درخواست دی ہے کہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ کا حصہ از قطعہ نمبر 40/21 دار النصر ربوہ انکے دو بیٹوں مکرم نعیم احمد طاہر صاحب اور مکرم فہیم احمد صاحب پسران مکرم خواجہ نسیم احمد صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔ ان دونوں کے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم بشیر احمد صاحب خالد بابت ترکہ مکرم فقیر اللہ صاحب)

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب خالد ابن مکرم چوہدری محمد فقیر اللہ صاحب ساکن گھٹیالیاں کلاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ خاکسار کے علاوہ ان کا کوئی وارث نہ ہے۔ قطعہ نمبر 6/29 واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے نصف حصہ (10 مرلہ) بطور مقاطعہ گیران کے نام منتقل شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مطالعہ کتب خدام

○ ماہ اپریل 99ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتاب "برکات الدعا" مقرر کی گئی ہے۔ خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں۔ ناظمین تعلیم اور قائدین سے یاددہانی اور نگرانی کی درخواست ہے۔ (مہتمم تعلیم)

باشرح چندہ

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کرلیں"

بقیہ صفحہ 1

کی المناک شہادت پر ہر دل زخمی تھا۔ مگر دینی تعلیمات پر عامل احمدیوں نے اور خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد نے غیر معمولی صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ جزع فزع کی کوئی آواز یا بے صبری کا کوئی کلمہ کسی نے منہ سے نہیں نکالا۔ شہید مرحوم کے والد محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور والدہ محترمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ نے مومنانہ صبر کا بے نظیر مظاہرہ کیا۔ اپنے ہیرے جیسے قیمتی بیٹے کی جوانا مرگی کو اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کیا۔ ہر دل دکھی اور ہر روح زخمی تھی۔ مگر اناللہ...... کے سوا کوئی کلمہ زبان پر نہ آیا۔

اہل ربوہ کے علاوہ اطراف کی جماعتوں فیصل آباد، سرگودھا، چنیوٹ اور دور دراز سے بھی بڑی تعداد میں احمدی جنازہ میں شریک ہونے کے لئے ربوہ پہنچے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود کے اس ذہین خادم دین کو اپنی دعاؤں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔

صاحبزادہ صاحب موصوف مرحوم دو بھائی اور تین بہنیں ہیں آپ کے دوسرے بھائی محترم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ملائیشیا میں ہوتے ہیں جو تدفین سے پہلے ربوہ پہنچ گئے۔ صاحبزادہ مرحوم کی اہلیہ محترمہ امۃ الناصر نصرت صاحبہ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود اور تمام احباب جماعت کو اس سانحہ پر صبر جمیل عطا فرمائے صاحبزادہ صاحب شہید مرحوم کے درجات اپنی جناب سے بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین۔

مضمون نگاروں سے گذارش

مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ مضامین بھجواتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھیں۔

☆ صفحے کے صرف ایک طرف لکھیں (دونوں طرف نہ لکھیں)

☆ دائیں طرف چوڑا حاشیہ کم از کم ڈیڑھ انچ ضرور چھوڑیں

☆ لکیردار کاغذ ہو تو ایک سطر چھوڑ کر لکھیں۔ بغیر لکیر کاغذ کی صورت میں دو سطروں میں واضح فاصلہ رکھیں

☆ خوش خط لکھیں۔ آپ کا مضمون پڑھا نہیں گیا تو ممکن ہے کہ آپ کا مضمون اشاعت کے لئے منتخب ہی نہ ہو سکے۔

☆ ترجیحاً کالی سیاہی سے لکھیں

☆ اوور رائٹنگ ہرگز نہ کریں۔ یعنی لفظ کو لکھ کر اسی کو درست نہ کریں بلکہ کاٹ کر نیا لفظ تحریر کریں

☆ انگریزی کے الفاظ بیچ میں آجائیں تو انہیں کیپٹل یعنی بڑے حروف میں درج کریں اور پھر ترجمہ کر دیں

☆ پرانے اور تاریخی واقعات کی صورت میں ماخذ کا حوالہ ضرور دیں

☆ حوالہ دیتے ہوئے کتاب کا نام، مصنف کا نام، تاریخ اشاعت اور پبلشر کا نام یا ادارہ کا نام ضرور درج کریں نیز یہ کہ یہ کتنواں ایڈیشن ہے

☆ یاد رکھئے خوبصورتی اور صفائی سے لکھا ہوا مضمون جلد شائع ہوتا ہے

☆ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ روانہ کریں

☆ مضمون پر اپنا نام مکمل پتہ وغیرہ ضرور لکھیں

☆ مضمون کی نقل اپنے پاس رکھیں ☆ عام طور پر مضمون واپس نہیں کیا جا سکتا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 16- اپریل- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت درجے سنٹی گریڈ
17- اپریل- غروب آفتاب- 6-42
18- اپریل- طلوع فجر- 4-08
18- اپریل- طلوع آفتاب 5-34

عالمی خبریں

بھارت احتیاط کرے

امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ ... میں پاکستان بھارت کی تقلید کرتا ہے ... توقع تھی کہ پاکستان اگنی ٹو کا جواب نہیں دے گا۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ واشنگٹن پوسٹ نے کہا کہ جنوبی ایشیا میں ایٹمی دوڑ کا ذمہ دار بھارت ہے۔ بھارت اقدامات سے مصالحت کے لئے امریکی کوششوں کو نقصان پہنچا ہے۔

آگے موت پیچھے موت

نیٹو کے حملے جو کوسووو کے مسلمانوں کی نسل کشی بچانے کے لئے کئے جا رہے تھے انہی کی موت کا باعث بن گئے۔ نیٹو کے طیاروں اور یوگوسلاویہ کی فوج کے حملوں سے 75 مسلمان پناہ گزین ہلاک ہو گئے۔ نیٹو نے بتایا کہ ہم نے یوگوسلاویہ کی فوجی گاڑیوں پر حملے کئے۔ یوگوسلاویہ کے صدر نے بتایا کہ کوسووو کے پناہ گزینوں پر چار بار حملے کئے گئے۔

سابق صدر سوہارتو کی دولت

انڈونیشیا کی اپوزیشن نے مطالبہ کیا ہے کہ سہارتو کو دولت کے ڈھیر سے اٹھا کر عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔ انڈونیشیا کی بیمار معیشت کو سنبھالا دینے کے لئے سہارتو کی کروڑوں کی دولت واپس لے کر حکومتی خزانہ میں جمع کرائی جائے۔ اپوزیشن کی دو بڑی جماعتیں نیشنل مینڈیٹ پارٹی کے امین رئیس اور یونائٹڈ ڈیویلپمنٹ کے لیڈر سابق صدر کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔

امریکی محکمہ خارجہ کا دعویٰ

امریکہ کے محکمہ خارجہ نے دعویٰ کیا ہے کہ عراقی شہر بصرہ میں 230- افراد کو پھانسی دے دی گئی۔ یہ افراد عراقی حکومت کے منحرف افراد پر مشتمل تھے۔ بصرہ میں صدر صدام حسین کے خلاف پر تشدد مظاہروں کے بعد ان افراد کو پھانسی دی گئی۔

چوہے مارنے کے لئے بھرتیاں

تھائی لینڈ میں کھیتوں میں چوہے مارنے کے لئے 3- لاکھ کسان بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے 3ء1 بلین ڈالر کی رقم مختص کر دی گئی۔

ایٹمی فضلہ لانے پر مظاہرہ

جاپان میں انتہائی تابکار ایٹمی فضلہ لانے کے خلاف عوام نے شدید مظاہرہ کیا۔ اس سے پلوٹونیم تیار ہو سکتا ہے۔ یہ مظاہرہ جاپانی شہر کاشو میں کیا گیا۔

واجپائی کی تحریک اعتماد

بھارت وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے اپنی مخلوط حکومت پر اظہار اعتماد کے لئے تحریک از خود بھارتی پارلیمنٹ میں پیش کر دی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اراکین کی اکثریت ہماری حکومت پر اعتماد کا اظہار کرے گی اور مخالفین کو مایوسی ہوگی۔ اس پر بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں بحث شروع ہو گئی ہے۔

بظاہر خاتمہ ہے

بی بی سی نے کہا کہ بظاہر واجپائی حکومت کا خاتمہ یقینی دکھائی دیتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو تین برس کے اندر بھارت کی 5 ویں حکومت دم توڑ دے گی۔

خالصتان کی کرنسی اور آئین

ببر خالصہ انٹرنیشنل کے سکھ رہنماؤں نے خالصتان کی کرنسی اور آئین کا اعلان کر دیا ہے۔ ان رہنماؤں نے لاہور کے پریس کلب میں کہا کہ ہم پنجاب کو اکٹھا دیکھنا چاہتے ہیں۔ مسلمان ساتھ دیں تو ہم کشمیریوں کے شانہ بشانہ لڑنے کو تیار ہیں۔

ملکی خبریں

بینظیر اور زرداری نااہل 5 سال قید

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ کے جسٹس ملک محمد قیوم اور جسٹس نجم الحسن کاظمی نے قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور سابق وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو اور ان کے شوہر آصف علی زرداری کو نااہل قرار دے دیا ہے۔ اور ان کو 5'5 سال قید کی سزا دی ہے اس کے علاوہ ان کو 86 لاکھ ڈالر جرمانہ بھی ادا کرنا ہوگا۔ ان کی جائیداد ضبط کرنے کا بھی حکم جاری کیا گیا ہے۔ دونوں پر الزام ہے کہ انہوں نے ٹھیکہ دینے کے عوض سوئس فرم سے 43 لاکھ ڈالر رشوت وصول کی۔ احتساب بنچ نے اپنے مختصر فیصلے میں کہا کہ استغاثہ نے الزام صحیح ثابت کر دیا ہے۔ سوئٹزرلینڈ بھیجے جانے والے کمیشن نے بھی دستاویزات کے درست ہونے کی تصدیق کر دی ہے۔ آخری روز وکیل صفائی عبدالحفیظ پیرزادہ نے اپنے دلائل میں کہا کہ قانون شہادت کے تحت عدالت میں پیش کردہ دستاویزات کا معیار درست نہیں۔ انہوں نے عدالت سے درخواست کی کہ زرداری کے سوئٹزرلینڈ سے آنے والے وکیل کی شہادت قلم بند کی جائے۔ عدالت نے اس کی اجازت نہ دی اور کہا کہ کیس ختم ہو چکا ہے۔ اس کے نصف گھنٹہ کے بعد عدالت نے چھ صفحات پر مشتمل مختصر فیصلہ سنا دیا۔

سپریم کورٹ جاؤں گی

بینظیر بھٹو نے جو لندن میں ہیں بی بی سی کو کہا ہے کہ انصاف کا قتل کیا گیا۔ واپس آ کر سپریم کورٹ جاؤں گی۔ ایسے ججوں کے سامنے صفائی کیوں پیش کروں جنہوں نے میرے باپ کو پھانسی چڑھایا اور نواز شریف کی جائیداد کی رکھوالی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا وطن واپس آ کر بے گناہی ثابت کر دوں گی۔

انہوں نے کہا کہ حکومت مجھے سیاست سے الگ کرنے کے لئے ملکی اداروں کو استعمال کر رہی ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی اداروں میں بھی معاملہ اٹھاؤں گی۔ عوام کی ہمدردیاں میرے ساتھ ہیں۔

جسٹس قیوم کی رہائش گاہ پر پہرہ

حکومت نے احتساب بنچ کے رکن جسٹس قیوم کی رہائش گاہ پر پولیس کی بھاری نفری کا پہرہ لگا دیا ہے۔ پولیس گشت بھی بڑھا دیا گیا۔ جسٹس قیوم مسلم لیگ کے ایم این اے پرویز ملک کے بھائی ہیں جبکہ پی پی لاہور کے صدر ان کے بہنوئی ہیں۔

بھٹو کا پھر عدالتی قتل

پیپلز پارٹی کے قائدین نے کہا ہے کہ بھٹو کا پھر عدالتی قتل کیا گیا ہے۔ ناہید خان نے کہا کہ عدالتی احترام کے ساتھ کہتے ہیں کہ نہ ہم نے بھٹو کا عدالتی قتل تسلیم کیا نہ ہی اس جج کے بیٹے کے ہاتھوں بینظیر کے خلاف فیصلہ تسلیم کریں گے۔

فیصلہ متوقع تھا

سینیٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ متوقع تھا۔ ہمیں صفائی کا موقع نہیں دیا گیا۔ گواہ پیش کرنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔ ہمارا کیس مضبوط ہے۔ انہوں نے کہ مجھے سزا سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس حکومت کے دور میں ویسے بھی میں نے جیل ہی میں رہنا ہے۔

بینظیر اپوزیشن لیڈر نہیں رہیں

آئینی ماہرین کا کہنا ہے کہ احتساب بنچ کے فیصلے کے بعد اب بینظیر اپوزیشن لیڈر نہیں رہیں اور زرداری کی بھی بطور سینیٹر مراعات ختم ہیں۔ سپیکر قومی اسمبلی اور چیئرمین سینٹ کی طرف سے چیف الیکشن کمشنر کو دونوں کی نشستیں خالی قرار دینے کی رسمی درخواست بھجوائی جائے گی۔

سیاسی بے یقینی اور احتجاج

عالمی تحریاتی اداروں کا کہنا ہے کہ پاکستان میں سیاسی بے یقینی اور احتجاج کی لہر شروع ہونے کا خدشہ ہے۔ بینظیر موقع سے فائدہ اٹھا کر طاقت کا بھرپور مظاہرہ کرے گی۔ اگر بینظیر کو گرفتار کیا گیا تو بیشتر لیڈر اور کارکن بھی جیل جائیں گے۔ بینظیر 25- اپریل کو وطن واپس آئیں گی۔ سپریم کورٹ سے وقتی طور پر ریلیف ملنے کا امکان ہے۔

ملک گیر احتجاج کا اعلان

پیپلز پارٹی نے ملک گیر احتجاج کا اعلان کر دیا ہے۔ پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو اور فیڈرل کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ لاہور میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا حیدر آباد اور ساہیوال میں بھی احتجاج کیا گیا۔

سکھر میں شادیاں ملتوی

بینظیر کی نااہلی کا اعلان سن کر سکھر میں شادیاں ملتوی کر دی گئیں۔ سندھ میں ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ کراچی میں بھی مظاہرے کا اعلان کر دیا گیا۔

مظفر گڑھ میں پولیس مقابلہ

مظفر گڑھ کے قریب پولیس مقابلہ میں 3- خطرناک ڈاکو مارے گئے۔

ہوا۔

زمین کے تنازعہ پر سگے بھائی نے اپنے دو بھائیوں کے خاندان مٹا دیئے۔ 13- افراد قتل کر دیئے گئے۔

کھوسہ وزیر اعظم کے مشیر ہونگے

ڈیرہ غازی خان کے سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے وزیر اعظم کے مشیر بننے کی یقین دہانی پر مسلم لیگ پنجاب کی صدارت قبول کی اور صوبائی وزارت چھوڑ دی ہے۔

• ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ایئر کنڈیشنرز ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی

نیشنل الیکٹرونکس

1- لنک میکلوڈ روڈ چودھری بلڈنگ (پیپلز گراؤنڈ) لاہور
☎: 7223228
7357309

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز

میاں انوار احمد گولڈ سمتھ

☎: 213100

نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر
اور ماحول ربوہ میں • مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا بہترین انتخاب

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی

15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212626 - 212508